20705 ـ اگر مطلقہ عورت شادی کر لے تو اسے حق پرورش نہيں ملے گا

سوال

ميں نے اپنی بيوی كو طلاق دے دی ہے اور ہمارے چار بيٹے ہيں جن كی عمريں سات پانچ اور تين اور ايك برس ہے، پھر ميری طلاق شدہ بيوی نے ايك مسلمان شخص سے شادی كر لی، اور ميں نے اپنی اولاد كا حق پرورش طلب كيا تو بيوی نے بچوں كی پرورش كا حق مجھے دينے سے انكار كر ديا، اور ميرے ليے بچوں سے ملنا بھی مشكل كر ديا، اس حالت ميں ميرے ذمہ كيا واجب ہوتا ہے ؟

اور كيا قرآن و سنت ميں كوئی ايسی دليل ملتی ہے جو باپ كو بچوں كی تربيت و پرورش كا حق ديتی ہو، ميری بيوی كہتی ہے كہ اگر اس سلسلہ ميں كوئی صريح آيت نہ ہو تو يہ مسئلہ اجتہاد كی طرف لوٹتا ہے اور اس كا اجتہاد يہی ہے، كيا اس كی بات صحيح ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ماں جب تك شادی نہ كرے تو وہ سات برس سے قبل تك اپنے بچوں كی پرورش كی زيادہ حقدار ہے، اور جب شادی كر لے تو يہ حق پروش اس كے ساتھ والے كو منتقل ہو جائيگا، اس كی دليل درج ذيل حديث ہے:

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

ايك عورت نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے پاس آئی اور عرض كيا:

اے اللہ تعالی كے رسول صلی اللہ عليہ وسلم ميرے اس بيٹے كے ليے ميرا پيٹ اس كے ليے رہنے كی جگہ تھی، اور ميری چھاتی اس كی خوراك كا باعث تھی، اور ميری گود اس كی حفاظت كی جگہ تھی، اور اس كے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے، اور اب اس كو مجھ سے چھيننا چاہتا ہے ؟

تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے اس سے فرمايا:

" تم جب تك نكاح نہيں كرتی اس كی زيادہ حقدار ہو "

سنن ابو داود حديث نمبر (2276) مسند احمد حديث نمبر (6707) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحيح سنن ابو داود

حدیث نمبر (1968) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

باپ کو اپنے بچے دیکھنے اور ان کے حالات دریافت کرنا ممکن بنانا ضروری ہے، چاہے وہ ماں کی پرورش میں ہو یا کسی اور کی پرورش میں.

اس لیے کہ ماں کی شادی سے حق پرورش ساقط ہو کر اس کے بعد والے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، اور ماں کے بعد کون زیادہ حقدار ہو گا اس کی تعیین میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ حق پرورش نانی کو منتقل ہو جائیگا، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ راجح قرار دیا ہے کہ نانی کی بجائے باپ اولی ہے، اس بنا پر حق پرورش آپ کی طرف منتقل ہو جائیگا "

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 26) مکمل طبع.

اسی طرح اگر ماں کافر یا فاسق ہو تو حق پرورش باپ کو منتقل ہو جائیگا، حتی کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ باپ کی بجائے نانی زیادہ حقدار ہے ان کے ہاں بھی باپ کی طرف منتقل ہو جائیگا.

اور یہ جاننا ضروری ہے کہ پرورش کا مقصد بچے کی دیکھ بھال اور اس کی حفاظت ہے، اس لیے کسی شخص کے فسق و فجور اور فساد یا ضیاع و سستی و کوتاہی یا کثرت سفر کی وجہ سے اس کا حق پرورش ساقط ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ اشیاء بچے کی مصلحت کے لیے نقصاندہ اور مضر ہیں.

اور والدین کو بچے کی مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس معاملہ ایك دوسرے کا تعاون کرنا چاہیے تا کہ ان دونوں کا اختلاف اور تنازع بچے کے ضائع ہونے اور ناکامی کا باعث نہ بنے.

قرآن مجید میں کوئی مخصوص آیت نہیں جو یہ تحدید کرتی ہو کہ پرورش کا زیادہ حقدار کون ہے، لیکن مسلمان شخص کو اللہ عزوجل کا یہی فرمان کافی ہے:

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں جو دیں وہ لے لیا کرو، اور جس سے تمہیں روکیں اس سے رك جایا کرو، اور اللہ کا تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے الحشر (7).

اور یہ فرمان باری تعالی بھی:

قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ اس وقت تك مومن ہی نہیں ہو سکتے جب تك کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو آپ ان میں فیصلہ کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں النساء (65).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى اس طرح ہے:

اور ديكھو كسى مومن مرد و عورت كو اللہ اور اس كے رسول كے فيصلہ كے بعد اپنے كسى امر كا كوئى اختيار باقى نہيں رہتا، (ياد ركھو) اللہ تعالى اور اس كے رسول كى جو بھى نافرمانى كريگا، وہ صريح گمراہى ميں پڑے گا الاحزاب (36).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فيصلہ ہے كہ اگر ماں شادى كر لے تو اس كا حق پرورش ساقط ہو جاتا ہے، جيسا كہ اوپر حديث ميں بيان ہو چكا ہے، اس ليے مومن عورت كو اس فيصلہ پر راضى ہو كر اسے تسليم كرنا چاہيے.

واللہ اعلم .